اشرف التفاسیر کو بہترین طباعت کے ساتھ گلیز پیپر پر شائع کیا گیا ہے۔اہل علم کے لیے توشہ خاص ہے۔

السیح الجاری الیٰ جنة البخاری

المعروف تقریر علامہ کشمیریؒ (۳ جلد)

ازقلم: مولانا حکیم عبدالحلیم بن امیر بخش سردار پوری ملتانی رحمہ اللہ

صفحات ۳ جلد: 992۔طباعت: عمدہ۔قیمت: لکھی نہیں۔ملنے کا پتا: مکتبہ عشرہ مبشرہ۔38۔غزنی اسٹریٹ، اردو بازار لاہور۔فون 0300-6175026

حضرت علامہ محمد انور شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ سرخیل علماء دیوبند اور نابغہ روزگار شخصیت تھے۔ادھر برصغیر پاک و ہند میں آپ جیسا بے مثل انسان اب تک پیدا نہیں ہوا۔دینی علوم و معارف کا آپ رواں چشمہ تھے۔سینکڑوں طالبان علم نے اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس چشمے سے فیض حاصل کیا۔ایک عرصے تک آپ نے دارالعلوم دیوبند کی مسندِ حدیث پر بیٹھ کر بخاری شریف کا اپنے پُرشکوہ انداز میں درس دیا۔دورانِ درس طلبہ آپ کی تقاریر کو قلم بند کرنے کا اہتمام کرتے، زیر تبصرہ کتاب جو تین جلدوں میں ہے، آپ کی بخاری شریف کی عربی زبان میں درسی تقریر پر مشتمل ہے۔جسے آپ کے شاگرد مولانا حکیم عبدالحلیم بن امیر بخش سردار پوری ملتانیؒ نے 1341ھ میں ضبط کیا تھا۔ایک عرصے تک یہ کتاب قلمی نسخے کے طور پر آپ کے صاحبزادے مولانا محمد قاسمؒ کے پاس محفوظ رہی۔انہی نے اس کی کتابت کروا کے اس کی تصحیح اور نظر ثانی کا کام انجام دیا، اور اب مولانا عبدالحلیم کے پوتے مولانا حکیم ضیاء الرحمٰن ناصر نے اس کی ترتیب و تزئین نو کر کے جمادی الاولیٰ 1438ھ میں اسے شائع کیا ہے۔

''تقریر علامہ کشمیری'' کی پہلی جلد باب ماجاء کیف کان بداء الوحی'' سے''باب استیذ ان المرءة زوجہا بالخروج الی المسجد'' تک ہے۔دوسری جلد کتاب الجمعہ سے'' باب اسلام سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ'' تک ہے، جب کہ تیسری جلد کتاب المغازی سے آخر تک ہے۔حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے افادات پر مشتمل یہ نسخہ تقریباً سو سال بعد منظر عام پر آیا ہے جو علوم حدیث سے شغف رکھنے والے علماء و طلبہ کے لیے نادر تحفہ ہے۔کتاب کا ٹائٹل خوب صورت، کاغذ اعلیٰ اور جلد مضبوط رنگین کی ہے۔امید ہے کہ اہل ذوق اسے خاص اہمیت دیں گے۔

البتہ اتنا ضرور عرض کریں گے کہ کتاب میں بعض مقامات پر تسامحات ہیں، مقدمة المولف کے عنوان کے تحت جو ہونا چاہیے، وہ نہیں ہے۔ایک جگہ مولانا عبدالحلیمؒ کا سن وفات 1935ء لکھا ہے، بہتر ہوتا کہ مولانا عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ کا دو تین صفحات پر مشتمل سوانحی خاکہ ضرور دے دیا جاتا، نیز کتاب کے اتنا عرصہ نایاب رہنے کے اسباب پر بھی